www.xtrapapers.com

Cambridge O Level

Cambridge International Examinations
Cambridge Ordinary Level

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER

CANDIDATE NUMBER

6068506169

SECOND LANGUAGE URDU **3248/02**

Paper 2 Language Usage, Summary and Comprehension **May/June 2014**

1 hour 45 minutes

Candidates answer on the Question Paper.

No additional materials are required.

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

Write your answers in the spaces provided on the question paper.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, glue or correction fluid.
DO **NOT** WRITE IN ANY BARCODES.

Answer **all** questions.
Write your answers in Urdu.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔

اپنے تمام جوابات اِسی پرچے پر سوالوں کے نیچے لکھیں۔

صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔

سٹیپلز، گوند، ہائی لائٹرز، ٹپ ایکس، پیپر کلپس کا استعمال منع ہے۔

بار کوڈ پر کچھ نہ لکھیے۔

ہر سوال کا جواب دیں۔

اپنے جوابات اردو میں تحریر کریں۔

زائد شیٹ استعمال کرنے پر انہیں پرچے کے ساتھ نتھی کر دیں۔

اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں: [ ]

This document consists of **10** printed pages and **2** blank pages.

DC (SJF/JF) 81716/3
© UCLES 2014

CAMBRIDGE International Examinations

[Turn over

www.xtrapapers.com

BLANK PAGE

www.xtrapapers.com

PART 1: Language usage

Vocabulary

نیچے دیئے گئے محاوروں سے اردو میں مکمل جملے بنائیں، اِس طرح کہ ان کے معنی واضح ہوجائیں۔

1 آڑے ہاتھوں لینا ۔

[1] ______________________________

____

2 سبز باغ دکھانا۔

[1] ______________________________

____

3 راس آنا۔

[1] ______________________________

____

4 منہ سے پھول جھڑنا۔

[1] ______________________________

____

5 شیخی بگھارنا۔

[1] ______________________________

____

[Total: 5]

www.xtrapapers.com

Sentence transformation

نیچے دیئے گئے جملوں کو فعل ماضی سے فعل مستقبل میں تبدیل کریں۔

مثال: اُس نے اپنی بدسلوکی سے سب کو اپنے خلاف کر لیا تھا۔

وہ اپنی بدسلوکی سے سب کو اپنے خلاف کر لے گا۔

6 ایک زمانہ میں سماجی بُرائیاں عروج پر تھیں۔

[1]

7 وہ وعدہ خلافی کو بُرا نہیں سمجھتا تھا۔

[1]

8 حامد نے اپنے جرم پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی تھی۔

[1]

9 وہ اپنی چاپلوسی سے سب کو بے وقوف بناتی تھی۔

[1]

10 بارش کی کمی قحط کا سبب بن گئی تھی۔

[1]

[Total: 5]

www.xtrapapers.com

Cloze Passage

خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لیے کچھ الفاظ عبارت کے نیچے دیئے گئے ہیں۔
سوال نمبر 11 سے 15 تک ہر خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے ان الفاظ میں سے صحیح الفاظ چُن کر نیچے دی گئی لائنوں پر لکھیں۔

مسلسل ناکامیاں عام طور پر [11] ____ اثرات پیدا کرتی ہیں جس کا نتیجہ [12] ____ ہوتی ہے۔ اکثر اوقات انسان غم و غصہ اور جھنجھلاہٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ منفی سوچ کردار پر اثر انداز ہوتی ہے اور گھریلو تعلقات [13] ____ کا باعث بنتی ہے۔ محرومی اور ناکامی کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا اور اس اعتماد و یقین کے ساتھ [14] ____ کہ سیاہ بادلوں کے پیچھے چھپا سورج نکلنے ہی والا ہے کامیابی کی [15] ____ تک پہنچاتا ہے۔

سنوارنے ۔ سدھارنے ۔ جینا ۔ مایوسی ۔ بگاڑنے ۔ خوشی ۔ کامیابی ۔ مرنا ۔ راحت ۔ کرسی ۔ مقام ۔ منزل ۔ مثبت ۔ منفی ۔ صحیح ۔

11 ____________________ [1]

12 ____________________ [1]

13 ____________________ [1]

14 ____________________ [1]

15 ____________________ [1]

[Total: 5]

www.xtrapapers.com

PART 2: Summary

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد دیئے گئے اشاروں کی مدد سے 100 الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ہمالیہ دنیا کے بلند ترین پہاڑوں کا سلسلہ ہے۔ دو ہزار چار سو کلومیٹر کے علاقے پر پھیلے ہوئے یہ پہاڑ سطح سمندر سے پانچ میل کی بلندی پر واقع ہیں۔ ہندوستان، نیپال، بھوٹان، تبت، پاکستان اور افغانستان کی سرحدوں کی حفاظت کا کام انجام دیتے ہیں اور دشمنوں کے حملے سے بچاؤ کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ایورسٹ، کے ٹو، کنچن جنگا کا شمار اسکی بلند ترین چوٹیوں میں ہوتا ہے۔ ان پہاڑوں کے دامن میں جہاں برف سے ڈھکے ناقابلِ رہائش علاقے ہیں وہاں سرسبز و شاداب وادیاں اور گھنے جنگلات بھی ہیں جن میں جنگلی حیات کی فراوانی ہے۔

ہمالیہ کے دامن سے نکلنے والے دریاؤں میں سے برہم پُترا، گنگا اور انڈس ہندوستان اور پاکستان کے لیے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ دونوں ملکوں میں بجلی پیدا کرنے، فیکٹریاں اور کارخانے چلانے اور گھریلو استعمال کی ضروریات پوری کرنے کے لیے یہی دریا پانی فراہم کرتے ہیں۔

ان علاقوں کا موسم ناقابلِ بھروسہ ہے۔ اچانک اور کسی بھی وقت تیزی سے بدل سکتا ہے۔ تیز طوفانی ہوائیں، موسلا دھار بارش، برف باری، زلزلوں کے جھٹکے اور پھسلتے ہوئے برف کے تودے نہ صرف کوہ پیماؤں بلکہ وادی میں بسنے والے باشندوں کے لیے جان لیوا بھی ثابت ہوتے ہیں۔

ہمالیہ کی چوٹیاں سر کرنے کوہ پیما اپنی شروعات عموماً شمال مشرقی علاقوں سے کرتے ہیں۔ یہاں کے باشندے شرپا کہلاتے ہیں جو اِن پہاڑوں کو 'خدا کا گھر' اور ایورسٹ کو 'دیوی ماں' کے نام سے پکارتے ہیں۔ اِنکی گزر بسر کوہ پیما کی رہبری اور اُنہیں ضروری سامان مہیّا کرنے سے حاصل ہونے والی رقم پر ہوتی ہے جو اِنکی ضروریات پوری کرنے کے لیے بہت کافی ہوتی ہے۔ کچھ نے اِسی رقم سے سیاحوں کے لیے ہوٹل بھی تعمیر کر لئے ہیں۔ سیاحت کی ترقی، اِنکے رہن سہن کے طریقوں میں تبدیلی کا سبب بنی ہے۔ کئی بین الاقوامی اداروں نے دواخانے، اسکول اور 'واٹر پلانٹ' مہیّا کر کے اِنکی زندگی آسان بنا دی ہے۔

www.xtrapapers.com

16 دی گئی عبارت کو پڑھ کر اشاروں کی مدد سے تقریباً سو الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو، اپنے الفاظ میں لکھیئے ۔

(a) حدودِ اربع

(b) دریا

(c) خطرات

(d) باشندے

(e) ذریعۂ آمدنی

[Total: 10]

www.xtrapapers.com

PART 3: Comprehension

Passage A

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

دنیا کا سب سے خطرناک ترین سفر تنہا طے کرنے کا فیصلہ کسی مرد کا نہیں بلکہ ایک نوجوان برطانوی خاتون کا ہے جنکی عمر صرف 26سال ہے۔ اِس سفر کو ' دنیا کے گرد لندن سے لندن تک ' کا نام دیا گیا ہے۔ سارہ اُوٹن یہ سفر خشکی پر سائیکل اور سمندر پر چپّو سے چلنے والی کشتی میں طے کریں گی۔ یہ دنیا کی کمسن ترین شخصیت اور پہلی خاتون ہیں جنھوں نے اپنے عزم و عالی ہمّتی کا ثبوت تن تنہا 2009 میں اِسی کشتی سے بحرِ ہند پار کر کے دیا اور 'مہم جو' خاتون کے نام سے مشہور ہوئیں۔

اندازے کے مطابق اِس سفر کے لیے ڈھائی سال کا عرصہ درکار ہوگا جس میں سے گیارہ مہینے سمندر پر گزریں گے۔ بیس ہزار میل کی اس مہم میں ذریعۂ سفر سائیکل اور کشتی ہوں گے۔ یہ 'کشتی' 'کایاک' کہلاتی ہے چپّو سے چلنے والی یہ کشتی ایک وقت میں صرف ایک ہی آدمی کے استعمال میں آ سکتی ہے۔ شوقیہ حضرات اسے کشتی کی دوڑ میں حصّہ لینے یا تفریح کے لیے کشتی رانی میں استعمال کرتے ہیں۔

ابھی تک صرف دو مرد حضرات بحرِ اُکاہل کو اِس طرح طے کرنے میں کامیاب ہو سکے ہیں۔ سارہ اُوٹن اُن کے نقشِ قدم پر چلنے والی پہلی خاتون ہیں۔ وہ یہ مہم خراجِ تحسین کے طور پر اپنے والد کو پیش کرنا چاہتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس سفر کی تمام مشکلات اور صعوبتیں اُس رنج و الم کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہیں جو اُن کے والد کی موت نے اُنہیں دیا ہے۔ اس سفر سے بخیریت واپسی ہی اُن کے دکھ کا مداوا ہوگی۔

اِس دوران پیش آنے والے خطرناک ترین مراحل میں نہ صرف قدرتی آفات کا مقابلہ، پیچیدہ راستوں پر سائیکل چلاتے ہوئے لاریوں اور ٹرکوں کے نیچے کچلے جانے کا اندیشہ بلکہ اکیلے پن میں اپنے آپ کو ڈھارس دینا اور خود کی حوصلہ افزائی کرنا بھی شامل ہیں۔

اِس سفر سے وہ کچھ خیراتی تنظیموں کے لیے جن میں کینسر ریسرچ اور دوسرے امراض بھی شامل ہیں پیسے اکٹھا کرنا چاہتی ہیں۔ سارہ کو اُمید ہے کہ اُن کی یہ مہم نہ صرف چندہ اکٹھا کرنے بلکہ لوگوں کے دلوں میں خود اپنے لیے کچھ کر گزرنے کا جذبہ اور مصائب سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ پیدا کرنے کا ذریعہ بنے گی۔

© UCLES 2014

www.xtrapapers.com

اب نیچے دیئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

17 سارہ اُوٹن کس وجہ سے 'مہم جو' خاتون کے نام سے جانی جاتی ہیں؟

[2]

18 'دنیا کے گرد لندن سے لندن تک' کا سفر کتنا لمبا ہوگا اور اِسے طے کرنے میں کتنا وقت لگے گا؟

[2]

19 عبارت کے مطابق 'کایاک' کیا ہے اور عموماً کس طرح استعمال ہوتی ہے؟

[3]

20 وہ سفر کی کامیابی کس کے نام کرنا چاہتی ہیں اور اس بارے میں اُنکے کیا تاثرات ہیں؟

[3]

21 اس سفر کی کن تین مشکلات کا تذکرہ کیا گیا ہے؟

[3]

22 اس سفر کا اصل مقصد کیا ہے اور وہ لوگوں میں کیا جذبہ پیدا کرنا چاہتی ہیں؟

[2]

[Total: 15]

www.xtrapapers.com

Passage B

درجِ ذیل عبارت کو پڑھیئے پھر دیئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیئے۔

قدیم یونانی زعفران کو 'شاہی پھول' کہا کرتے تھے کیونکہ اسکا رنگ شاہی محل کا پسندیدہ رنگ سمجھا جاتا تھا۔ روم کے اعلیٰ گھرانے اسکی خوشبو کے شیدائی تھے نہ صرف کھانوں میں بلکہ غسل کے پانی میں بھی اسکا استعمال کرتے تھے تاکہ اسکی مہک اُنکے بدن اور لباس میں رچی بسی رہے۔

کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے یہ پودا یونان، روم اور ایران میں اُگایا گیا۔ مسلمان حکمران اِسے اپنے ساتھ اِسپین لے گئے۔ تاجروں اور سیاحوں کے ذریعہ ایشیا کے مختلف حصوں میں پہنچا۔ ہندوستان میں اِسکی کاشت صرف کشمیر میں کی جاتی ہے جہاں تقریباً تین ہزار ایکڑ کا علاقہ صرف زعفران کی کاشت کے لیے مخصوص ہے جس سے سالانہ تقریباً پانچ ہزار کلو زعفران حاصل ہوتا ہے۔

زعفران کی کاشت بڑی مہارت کا کام سمجھا جاتا ہے۔ اِس کا پودا ڈھلان پر اُگایا جاتا ہے۔ اِسکے بیج دراصل 'بلب' ہوتے ہیں جو چودہ سال تک استعمال میں آسکتے ہیں۔ پودا صرف بیس سے تیس سینٹی میٹر اونچا ہوتا ہے اور ایک وقت میں صرف تین سے چار پھول کھلتے ہیں۔ ہر پھول تقریباً تیس مِلی گرام زعفران پیدا کرتا ہے اور ایک کلو زعفران کے حصول کے لیے اندازاً ایک ملین پودوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اِسی لئے زعفران کا شمار قیمتی مصالحہ جات میں کیا جاتا ہے۔

بہار آنے پر جب پھول کھلتے ہیں پورا گاؤں جمع ہوتا ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں پھول چُنے جاتے ہیں۔ اِن پھولوں کو بڑی احتیاط سے سُکھایا جاتا ہے، پھر اِن سوکھے پھولوں سے زعفران حاصل کیا جاتا ہے۔

زعفران کئی طبّی خصوصیات کا حامل ہے۔ اِسکی جراثیم کش خصوصیت کی بناء پر سکندرِ اعظم اپنے زخموں کو دھونے کے لیے استعمال کیا کرتے تھے، مصری طبیب مختلف امراض خصوصاً آنتوں کی بیماریوں کے لیے استعمال کرتے تھے۔ چائے میں اسکا استعمال پس مردگی اور ذہنی تناؤ دور کرتا ہے۔ جدید تحقیقات کے مطابق کینسر کی روک تھام میں بھی مددگار ثابت ہوا ہے۔

کئی مذہبی عبادت گاہوں میں اسکا استعمال عام ہے۔ اِسے روحانی روشنی حاصل کرنے اور بدی سے نجات کا بھی ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ دعاؤں کے علاوہ زعفران عطریات بنانے، کھانوں اور مشروبات میں خوش بو اور ذائقہ بڑھانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

www.xtrapapers.com

اب نیچے دیئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

23 زعفران کو 'شاہی پھول' کا نام کس نے اور کیوں دیا؟

[2]

24 رومی اسکا استعمال کِن طریقوں سے کرتے تھے؟ اس کی کیا وجہ تھی؟

[3]

25 زعفران کے حصول کے لیے اتنے زیادہ پودوں کی ضرورت کیوں پڑتی ہے؟

[2]

26 بہت سے لوگوں کی کب اور کیوں ضرورت پڑتی ہے؟

[2]

27 زعفران کِن طبّی خصوصیات کا حامل سمجھا جاتا ہے؟

[3]

28 مذہبی لحاظ سے اِس کی کیا اہمیت ہے؟

[3]

[Total: 15]

© UCLES 2014

www.xtrapapers.com

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.

© UCLES 2014